بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ عید الاضحیٰ

مرتب

ابو ضیاء تنزیل عابد

شعبہ تبلیغ

جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈیرن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الاضحیٰ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُّسْلِمُونَ} {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا} {يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا}

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ أما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الانعام:162]

ذی وقار سامعین!

سنن ابی داوٗد میں ہے؛

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: "مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟" قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) ان کے لیے (سال میں) دو دن ہیں جن میں وہ کھیلتے کودتے ہیں تو آپ نے پوچھا: "یہ دو دن کیسے ہیں؟"، تو ان لوگوں نے کہا: جاہلیت میں ہم ان دونوں دنوں میں کھیلتے کودتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے تمہیں ان دونوں کے عوض ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیئے ہیں: ایک عید الاضحی کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن۔" [ابوداؤد:1134 صححہ الالبانی]

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کے دو خوشی کے دن مقرر کئے ہیں۔ عید الفطر رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کا دن ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنے کا دن ہے۔ آج ہم نماز عید الاضحیٰ ادا کر کے جانور اللہ کے راستے میں قربان کریں گے۔

قربانی عربی زبان کا لفظ ہے۔ اصل لفظ "قُربان" ہے جو "قرب" سے مشتق ہے۔ "قرب" کسی چیز کے نزدیک ہونے کو کہا جاتا ہے۔ اس لفظ کا عکس یا ضد "بُعد" یعنی دوری ہے۔ قرب سے قربانی کا لفظ مبالغے کے طور پر واقع ہوا ہے۔ جب کوئی لفظ "فُعْلَان" (مبالغہ) کے وزن پر آئے تو یہ کثرت کے معنی دینے لگتا ہے۔ جانور کے ذبح کرنے کے عمل کو قربانی سے اس لئے موسوم کیا گیا ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کا عمل بندے کو اللہ کے انتہائی قریب کر دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر اتنے مہنگے مہنگے جانور اللہ کے راستے میں قربان کرنے کا مقصد کیا

ہے؟ آج عید الاضحیٰ کے خطبہ میں ہم صرف اس سوال کا جواب سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ قربانی کے مقاصد کون کون سے ہیں؟ قربانی کے کئی ایک مقاصد ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

1۔ تقویٰ کا حصول

قربانی کا پہلا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ تقویٰ اللہ تعالی کے اُس خوف کا نام ہے جو انسان کو برائیوں اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ کرے۔ چاہے وہ لوگوں کے سامنے ہو یا لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو۔ بلکہ حقیقی تقوی یہ ہے کہ جب ایک آدمی خلوت میں ہو، اسے کوئی شخص دیکھنے والا نہ ہو۔ شیطان اس کیلئے برائی کو مزین کرے اور اسے اس کے ارتکاب پر آمادہ کرے۔ اور اس کیلئے ایسا ماحول بنائے کہ اسے کسی قسم کا خوف وخطر لاحق نہ ہو اور وہ اطمینان سے برائی کا ارتکاب کر سکتا ہو، ایسے میں اگر وہ اللہ تعالی سے ڈر کر برائی کا ارتکاب نہ کرے تو وہ آدمی حقیقت میں تقویٰ والا ہو گا۔ قربانی کا مقصد تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ

"اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمھاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔"[الحج:34]

حقیقت میں تمام عبادات کا مقصد تقویٰ کا حصول ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔"[البقرہ:21]

2۔ مُوحّدِ بننا

قربانی کا دوسرا مقصد موحد اور توحید پرست بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں؛

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

"کہہ دے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔"[الانعام:162]

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان قربانی بھی کرتے ہیں، قربانی کے جانور کے حلق پر چھری پھیرتے وقت یہ کہتے بھی ہیں کہ میرا جینا مرنا سب اللہ کے لئے ہے مگر پھر بھی غیروں سے نفع ونقصان کی امید لگائے بیٹھے رہتے ہیں، آج تو مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو قربانی کرنا تو جانتی بھی نہیں ہے مگر وہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا، گیارہویں منانا، پورے ذوق وشوق سے کرتی ہے بلکہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ اگر ولیوں کے نام سے جانور ذبح نہ کیا جائے تو پھر پورا سال ہمارا برباد ہو جائے گا، ہم ہلاک وبرباد ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ، جب کہ قربانی ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ جانور ذبح کرو تو صرف اور صرف اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے اور اگر کسی نے غیروں کی رضا وخوشنودی چاہی تو پھر وہ ملعون ومغضوب الٰہی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ

"جس کسی نے بھی غیر اللہ کے نام سے جانور ذبح کی اس پر اللہ کی لعنت ہو۔"[مسلم:1978]

3۔ خواہشات کی قربانی

قربانی کا تیسرا مقصد اپنی خواہشات کی قربانی ہے، جانور کے گلے پر چھری پھیرنے کے ساتھ ساتھ اپنی خواہشات کو بھی قربان کرنا ہے۔ آج ہم اپنی خواہشات کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بڑھاپے میں ملنے والی محبوب اولاد کے گلے پر چھری چلادیں تو انہوں نے اپنی خواہش کو نہیں دیکھا بلکہ فوراً اللہ کے حکم کو تسلیم کیا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ

"پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا جا رہا ہے کر گزر، اگر اللہ نے چاہا تو تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔" [الصافات:102]

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ

"تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس نے اسے پیشانی کی ایک جانب پر گرا دیا۔ اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ بے شک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش ہے۔ اور ہم نے اس کے فدیے میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دیا۔" [الصافات:103-107]

4۔ ظاہری اور باطنی عیوب سے پاکی

قربانی کا چوتھا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو ظاہری و باطنی عیوب سے پاک کریں یعنی جس طرح قربانی کے صحیح ہونے کے لئے قربانی کے جانور کا بے عیب ہونا ضروری ہے اسی طرح سے ہماری نجات کے لئے اور جنت پانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کو ہر طرح کے کفر و شرک کی آلودگیوں، بدعات و خرافات کی نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دل کی دیگر بیماریوں یعنی نفاق، ریاکاری، بدگمانی، بغض و عداوت، کینہ، حسد اور تکبر جیسی قبیح عادتوں سے پاک وصاف رکھیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

" جس دن مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی لیکن (فائدے میں وہی شخص رہے گا) جو اللہ کے سامنے بے عیب دل لے کر آئے گا۔"[الشعراء:89-88]

اور آپ ﷺ نے بھی اُس انصاری صحابی کو جنت کی بشارت دی تھی جو کسی بھی مسلمان سے بغض وعداوت نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی حسد کا جذبہ اپنے سینے میں پالتا تھا، چنانچہ اُس انصاری صحابی سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مقام یعنی جنت کی بشارت کیسے ملی؟ تو اُس صحابی نے کہا:

غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا، وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ، وَهِيَ الَّتِي لَا نُطِيقُ

میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کوئی کینہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی مسلمان کو ملنے والی نعمتوں پر اس سے حسد کرتا ہوں، یہ سن کر عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو جنتی بنایا ہے اور جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔[مسند احمد:12697 صحیح]

اور آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم بے عیب جانور تو قربانی کر لیتے ہیں مگر تمام برائیوں جیسے جھوٹ، غیبت و چغل خوری، ظلم و زیادتی وغیرہ کو گلے لگائے رکھتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہمارے خطباتِ جُمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509